Regd No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل

لاہور پاکستان

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ "
سہ ماہی ۶ "
ماہوار ۲½ "

۲۸ ربیع الاول ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸/۴	۱۸ صلح ۱۳۲۹ھ ش	۱۸ جنوری ۱۹۵۰ء	نمبر ۱۳

مبہم مشترکہ اعلانوں کی بجائے تنازعات کے فیصلے کے لئے وزیر اعظم کی قطعی تجاویز

کشمیر میں اس موسم بہار میں آزاد و غیر جانبدار رائے شماری کر دی جائے

کراچی ۱۷ر جنوری۔ ہندوستان کی دونوں حکومتوں کے باہمی تنازعات کو پُر امن طریقے سے طے کرنے کی تجویز کا خیر مقدم کرتے ہوئے آج پارلیمنٹ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر اعظم پاکستان آنریبل ڈاکٹر لیاقت علی خان نے اس بات پر زور دیا کہ مبہم اور مشترکہ اعلانوں کی بجائے دونوں حکومتوں کو بین المملکتی جھگڑوں کے متعلق ایک طے شدہ فارمولے کی پابندی منظور کر لینی چاہیئے۔ آپ نے اس سلسلے میں چند قطعی اور ٹھوس تجاویز بیان کرتے ہوئے کہا سب سے پہلے دونوں حکومتوں کو مسئلہ کشمیر کے متعلق یہ اعلان کرنا چاہیئے۔ کہ اس موسم بہار میں وہاں آزاد اور غیر جانبدار رائے شماری کرائی جائے۔ اور اس سلسلے میں اقوام متحدہ کی پیشکردہ تجاویز کو مان لیا جائے۔ دونوں حکومتوں کو طے کر لینا چاہیئے۔ کہ تجویز پر رضا مند ہونے کے بعد جو اختلافات پیدا ہوں گے ان کو ثالثوں کے سپرد کر دیا جائے گا۔ جوناگڑھ اور اس کے آس پاس کی ریاستوں کے مسئلے حل کرنے میں اگر اتحادی قوموں کا کمیشن ناکام رہے۔ تو دونوں حکومتیں اس سلسلے میں کسی ثالث کے فیصلے کی پابندی کریں گی۔ نہروں کے پانی کا معاملہ چونکہ ایک قانونی معاملہ ہے۔ اسے فیصلہ کے لئے بین الاقوامی عدالت میں پیش کیا جائے گا۔ وزیر اعظم پاکستان نے کہا۔ نہروں کے پانی کے مسئلے کا تعلق متروکہ جائدادوں کے ساتھ بڑا گہرا ہے۔ لہٰذا سب سے پہلے پانی کا مسئلہ طے ہو جانا چاہیئے متروکہ جائدادوں کے مسئلے کو باہمی گفت وشنید مصالحت یا پھر ثالثی سے طے کرا لیا جائے جو اثاثے پاکستان کو ہندوستان سے واجب الوصول ہیں۔ جن میں سٹیٹ بنک اور سٹرلنگ پونجی کے مسائل قابل ذکر ہیں۔ اور دیگر تمام ایسے امور میں پاکستان ثالثی کے طریق کو پسند کرتا ہے۔ لہٰذا حکومت پاکستان کی یہ تجویز ہے۔ کہ ان معاہدوں کو عملی جامہ پہنانے کے طریق کار کا بھی معاہدہ ہو جائے۔ تاکہ بعد میں پیدا ہونے والی رکاوٹیں دور ہو سکیں — واضح رہے کہ ہندوستان نے ایک تجویز پیش کی تھی کہ دونوں حکومتیں ایک مشترکہ رسمی اعلان میں لڑائی کی مذمت کریں۔ اس کا جواب دیتے ہوئے حکومت پاکستان نے لکھا ہے کہ جب تک بڑے بڑے جھگڑے طے نہیں ہوتے مشترکہ اعلان بے اثر ہوگا۔ چاہیئے کہ ان کے متعلق ایک بین اور واضح فارمولا تیار کر کے دونوں حکومتیں لڑائی نہ کرنے کا اعلان کر دیں۔ وزیر اعظم نے کہا ان تجاویز کے متعلق نہایت خلوص دل سے خط وکتابت کی جا رہی ہے اور دیانتداری کے جذبے سے عملی جامہ پہنانے کے لئے پیش کی گئی ہیں۔

قائد اعظم میموریل فنڈ کی فراہمی

لاہور ۱۷ر جنوری۔ ضلع لاہور میں قائد اعظم میموریل فنڈ کی فراہمی کے لئے ۱۲ سرکاری و غیر سرکاری افراد پر مشتمل ایک کمیٹی کے قیام کا اعلان کیا ہے۔ جس کے صدر سید فدا حسین کمشنر لاہور ڈویژن اور سیکرٹری ایم۔ جی جیمہ پی۔ اے ڈپٹی کمشنر) ہوں گے فوج اور پاکستانی فضائیہ کے نمائندگان اور ایک خاتون کارکن کے نام کا بعد میں اعلان کیا جائے گا۔ (سرکاری اطلاع)

مرکزی اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی نے میاں افتخار الدین اور سردار شوکت کو پارٹی سے نکال دیا

کراچی ۱۷ر جنوری۔ مجلس دستور ساز اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی نے مغربی پنجاب کے دو ممبروں میاں افتخار الدین اور سردار شوکت حیات کو پارٹی سے نکال دیا ہے۔ دستور ساز اسمبلی کی اس پارٹی نے یہ فیصلہ ان دونوں ممبروں کی ان تقریروں کے پیش نظر کیا ہے۔ جو انہوں نے اسمبلی کے حالیہ اجلاس میں کی تھیں۔ جن میں پارٹی کے فیصلوں کی براہ راست خلاف ورزی کی گئی۔ پارٹی کی نظر میں ان دونوں ممبروں کے بیانات سے پاکستان اور مسلم لیگ کے ادارے کے مفادات کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔

نظام حیدرآباد محض ایک فاتح طاقت کا قیدی ہے

قاہرہ ۱۷ر جنوری۔ حیدرآباد کے سابق وزیر خارجہ نواب معین نواز جنگ نے آج مسئلہ حیدرآباد کا مناسب طور پر تصفیہ کرنے کے لئے اقوام متحدہ کے سامنے ثالثی کرنے میں مصر سے اعانت کی اپیل کی۔ آپ نے کہا حیدرآباد کے نمائندے کی حیثیت سے حریت پسند مصریوں کے حافظہ میں اس بات کو تازہ کرانا میرا فرض ہے۔ ۱۵ ماہ کی فوجی حکومت کے بعد ہندوستان نے آخر کار نظام کو اس بات پر مجبور کر دیا ہے کہ وہ ایک فرمان کے ذریعہ ہندوستان میں شمولیت کا اعلان کر دے۔ آپ نے کہا نظام محض ایک فاتح طاقت کا قیدی ہے اور وہ صرف وہی کرنے کے لئے آزاد ہے جسے کرنے کے لئے اسے حکم دیا جائے۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۵ر جنوری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے طبیعت کے دریافت کرنے پر فرمایا۔ "کھانسی آج بہت زیادہ ہے"۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں (پرائیویٹ سیکرٹری)

— لاہور ۱۷ جنوری۔ محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو زکام کی وجہ سے تکلیف ہے ویسے عام طبیعت اچھی ہے۔

ایک مجاہد اسلام کا سنگاپور میں ورود

مکرم مولوی محمد صادق صاحب سابق مبلغ سماٹرا جن کو حضور نے اب سنگاپور میں فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے لئے بھجوایا ہے ۲۱/۱۲/۴۹ بروز بدھ کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو کر ۲۲/۱۲/۴۹ بروز جمعرات بخیریت سنگاپور پہنچ گئے ہیں۔ الحمد للہ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب موصوف کو بیش از پیش خدمت اسلام کی توفیق عطا فرمائے۔ (وکیل التبشیر)

اریٹریا میں تشدد اور دہشت پسندی کا زور

لنڈن ۱۷ر جنوری۔ اریٹریا کے عوام سے ان کے مستقبل کے متعلق مشورہ کرنے کے لئے اقوام متحدہ کے کمیشن کے آنے سے ایک ہفتہ پیشتر کل اس سابق اطالوی نوآبادی میں تشدد اور دہشت پسندی کا شدید حملہ ہو گیا۔ دستی بم پھینکے جانے کے واقعات کے بعد دارالحکومت اسمارا میں کرفیو لگا دیا گیا ہے۔ ایک اطالوی خراب خانے میں ۱۶ بم پھینکے گئے۔ جس سے ۸ اشخاص مجروح ہوئے۔ نزدیک کے شہر میں دستی بم اور پستول چلنے سے ایک اطالوی عورت ہلاک ہو گئی۔ برطانوی ناظم اعلیٰ کے رہائشی مکان کے سامنے دو بم پائے گئے۔ دہشت پسندوں کے خلاف جو اریٹریا کا حبشہ سے الحاق کا مطالبہ کر رہے ہیں تحریک کے اس دوسرے دور میں ابھی حکام کو غلبہ حاصل ہے۔ تباہ کن جہاز "کولیڈ" ٹھہرا ہے۔ اور سوڈان سے مزید حفاظتی دستے بلائے گئے۔ اور مزید فوجی کمک روانہ ہو چکی ہے۔ ان دہشت پسندوں کی گرفتاری کا انعام ۵۰۰ پاؤنڈ تک رکھا گیا ہے۔

نماز جنازہ

لاہور ۱۷ر جنوری۔ مکرم حسام الدین ظفر اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم سلطان محمود شاہد صاحب پروفیسر تعلیم الاسلام کالج کی والدہ محترمہ کا جنازہ کل بدھ کو (۱۸ جنوری) ایک بجے (دن) تعلیم الاسلام کالج کے احاطے میں پڑھا جائے گا۔ شاہد صاحب کی والدہ محترمہ نے آج رات آٹھ بجے وفات پائی انا للہ وانا الیہ راجعون

تصحیح

الفضل مورخہ ۱۷ر دسمبر کے صفحہ اول پر سیالکوٹ کے جلسہ میں احراریوں کے پتھراؤ کی جو خبر شائع ہوئی ہے۔ اس میں ایک جگہ زخمی ہونے والے افراد کی تعداد کتابت کی غلطی کی وجہ سے دس کی بجائے دس ہزار شائع ہو گئی ہے۔ احباب تصحیح فرما لیں۔

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور
مورخہ ۱۸ر جنوری سنہ ۵۰ء

شریعت ...... اور .... عمل؟

احمدیوں نے جلسہ سیالکوٹ میں احراریوں اور دشمنانِ احمدیت کی فتنہ پردازی کا جواب جس امن پسندی اور سکون کے مظاہرہ سے دیا ہے۔ وہ اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ اور نیک طبع اور آئین پسند طبقے کی داد وتحسین کا خراج وصول کر چکا ہے۔ اگرچہ جماعت احمدیہ کی امن پسندی مسلمہ طور پر مثالی ہے۔ اور سب جانتے ہیں۔ کہ جب جب احراریوں اور عاقبت نا اندیش علماء نے لوگوں کو اشتعال دلا کر احمدیوں کے خلاف فتنہ برپا کیا۔ احمدیوں نے نہایت سکون اور امن سے اس کا جواب دیا۔ اور قانون کو ہر دفعہ اپنے ہاتھوں میں لینے سے احتراز کرتے چلے آئے ہیں۔ جس کا اثر شریف طبع لوگوں کے دلوں پر تو اچھا پڑتا رہا ہے۔ لیکن شورہ پشت اور فسادی عنصر کے لئے باعث غلط فہمی بھی ہوتا رہا ہے۔ اور یہ ایسی بات ہے۔ کہ اگر حکومت نے اس کا جلد سے جلد تدارک نہ کیا۔ تو ہمیں ڈر ہے۔ کہ جس فتنہ و فساد کا باب سیالکوٹ میں اس دفعہ از سرِ نو کھولا گیا ہے۔ اس کو سمیٹنا حکومت کے لئے سخت مشکل ہو جائیگا۔ سیالکوٹ میں اگر احمدی چاہتے اور ان کی امن پسند طبیعت ان کو اجازت دیتی۔ تو قانون کی حد اجازت تک فتنہ طرازوں کی غلط فہمی دور کی جا سکتی تھی۔ اور ہمیشہ کے لئے اس فتنہ کے دروازہ کو بند کیا جا سکتا تھا۔ لیکن پاکستان جس نازک دور سے گذر رہا ہے۔ اس کے پیش نظر احمدیوں نے نہایت صبر و استقلال سے قانوناً جو حق ان کو حاصل تھا۔ اس کے استعمال سے بھی احتراز کیا۔ اور حکام کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے جلسہ برخاست کر دیا۔

احراری گذشتہ چند ماہ سے خاص طور پر ملک کے مختلف اہم مقامات پر کانفرنسیں کر کے نہ صرف جماعت احمدیہ اور پیشوائے احمدیت کے خلاف ہی غلط بیانیاں کر کے اشتعال انگیزی کر رہے ہیں۔ بلکہ حکومت کے ایک نہایت معتمد رکن وزیر خارجہ پاکستان کے خلاف بھی نہایت بے باکی سے ایسی افترا پھیلاتے رہے ہیں۔ جو مسلمہ طور پر غلط ہے۔ اور حکومت کو اس کے غلط ہونے کا علم ہے۔ احراری نہ صرف اپنی تقریروں میں اس کا اعادہ کرتے رہے ہیں۔ بلکہ اپنے آرگن "آزاد" اخبار میں بھی نہایت طمطراق سے اس کو شائع کرتے رہے ہیں۔ لیکن حکومت نے باوجود ہمارے پر زور احتجاج کے اس افتراء کے سرچشمہ کو بند کرنے کی طرف توجہ مبذول نہیں فرمائی۔ اس لئے جب پانی سر سے گذر گیا۔ تو ناچار جماعت احمدیہ نے احراریوں کی غلط بیانیوں کی قلعی کھولنے کے لئے سیالکوٹ میں ایک جلسہ کیا۔ تاکہ

عوام کو بتایا جائے۔ کہ احراریوں کی افترا سازی اور اشتعال انگیزی کا پس منظر کیا ہے۔

ظاہر ہے۔ کہ احمدیوں کو ایسا کرنے کا ہر طرح مذہباً اخلاقاً اور قانوناً حق ہے۔ بلکہ جس طرح احراری غلط فہمیاں پھیلا رہے تھے۔ اسی طرح ان کی تردید کرنا ان کا فرض تھا۔ خاص کر جبکہ احراریوں کی کانفرنسوں کے نہایت اشتعال انگیز ہونے کے باوجود ان کو میانہ روی اختیار کرنے پر مجبور کرنے کے لئے کوئی اقدام نہ کیا گیا۔

احمدیوں کو ان غلط فہمیوں کی جو احراری علماء بیانیاں کر کے احمدی اعتقادات کے متعلق عوام میں پھیلا رہے تھے۔ شاید نوٹس لینے کی چنداں پرواہ نہ تھی۔ کیونکہ ہمارا تجربہ ہے۔ کہ ایسی غلط فہمیاں پھیلانے سے احراریوں کو کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ ان کی باتیں کچھ ایسی بے ڈھنگی ہوتی ہیں۔ کہ وہ آپ ہی اپنی تردید بن جاتی ہیں۔ اور اکثر سعید طبیعتوں کے لئے حق اختیار کرنے کا باعث ہوتی ہیں۔

مگر ان کی کانفرنسوں کی روئیداد پڑھنے سے صاف عیاں ہوتا ہے۔ کہ احراریوں نے احمدیوں کے خلاف مہم جاری کرنے کو تو محض ایک پردہ بنایا ہے۔ اور در اصل اس پردہ میں وہ دہی پرانا کھیل کھیلنا چاہتے ہیں۔ جو وہ شروع سے کھیلتے چلے آئے ہیں۔ یعنی مسلمانوں میں افتراق ڈال کر ملک میں انار کی پھیلائی جائے۔ اور اس کا فائدہ دشمنانِ پاکستان اٹھائیں۔

اس سازش کی تہ کو پہنچنے کے لئے صرف تھوڑے سے فکر کی ضرورت ہے۔ احراریوں کی تقریریں سننے اور آزاد میں انکی روئیداد پڑھنے سے ایک ادنیٰ سمجھ بوجھ کا آدمی بھی بھانپ سکتا ہے۔ کہ ان تیلیوں کا تار کہاں سے ہلایا جا رہا ہے۔ آپ ان تقریروں میں دیکھ سکتے ہیں۔ کہ ایک طرف تو مذہبی راستہ سے ان کا رشتہ خاکساروں اور مودودی گروپ سے جا ملتا ہے۔ تو دوسری طرف غریبوں کی حمایت کے سٹنٹ سے کمیونسٹوں کے ساتھ بغلگیر ہو رہا ہے۔

اس تمام ہنگامہ خیزی کے پس منظر کے نظارہ کے لئے ہفت روزہ "سات رنگ" منٹگمری کا مندرجہ ذیل نوٹ ملاحظہ فرمایئے۔ جو اسکی اشاعت جنوری ۵۰ء میں شائع ہوا ہے۔

"منٹگمری میں جو سیرۃ تبلیغ کانفرنس ہو رہی تھی وہ ۸ر تاریخ کو تقریباً ۲½ بجے شب سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی تقریر کے ساتھ ختم ہو گئی۔ یہ کانفرنس تین دن تک جاری رہی۔ (۶ تا ۸ر جنوری) اور اس میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری۔ صاحبزادہ فیض الحسن۔ قاضی احسان شجاع آبادی ماسٹر تاج دین انصاری۔ مولانا محمد علی جالندھری غلام نبی جانباز جیسی مقتدر ہستیوں نے شرکت فرمائی۔ اور ان کی جوشیلی تقریریں ہزارہا فرزندانِ توحید کے قلوب کو گرماتی رہیں۔ مگر ایک چیز جو ایک ذہین آدمی کو بار بار کھٹکتی تھی۔ وہ تقاریر کا انداز تھا۔ تمام مقرر سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی "کاربن کاپیاں" معلوم ہوتے تھے۔ اور معلوم ہوتا تھا۔ جیسے ان حضرات کے پاس "ایک ہی تقریری سانچہ" ہے جس میں الفاظ ڈال کر نکال لیتے ہیں اور لوگوں کے سامنے پیش کر دیتے ہیں۔ شاہ صاحب کا رویہ نہایت میانہ اور سلجھا ہوا تھا۔

آنریبل سر ظفر اللہ سے ہو سکتا ہے ہمیں بھی اختلاف ہو۔ خصوصاً ان کی انگریز دوستی کی وجہ سے مگر ایک دم اتنا معاندانہ رویہ اختیار کرنا میرے خیال میں تو اس وقت جب حالات اس درجہ نازک ہیں۔ مناسب معلوم نہیں ہوتا۔

جماعتِ اسلامی حسب معمول اس ہنگامے سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اپنی چھاؤنی ڈالے ہوئے تھی۔ سنسنی خیز سرخیوں والے پوسٹر اور دلچسپ تمثیلیں عوام کی نظروں کو بے اختیار کھینچ رہی تھیں۔ اور یہ کیمپ اپنے متشرع قسم کے مکینوں کے طفیل کافی ممیز نظر آ رہا تھا۔"

(ہفت روزہ سات رنگ جنوری ۵۰ء)

اخبار "آزاد" کی روئیداد میں اور "سات رنگ" کے پر معنی اشارات کس بات کی صاف صاف نشاندہی کر رہے ہیں؟ پھر افغانستان کا اپنے غلط مطالبہ پر خاص طور پر اس وقت غیر معمولی زور دینا اور احراریوں کی شورش ان کا مودودی گروپ اور خاکساروں سے کھلا کھلا اتحاد یہ تمام آثار بھی اگر پاکستان کے بہی خواہوں کی آنکھیں نہیں کھول سکتے۔ تو پھر اور کونسا خطرے کا الارم ہے۔ جو ان کو چونکا سکتا ہے۔

جانے دیجئے اس بات کو کہ یہ لوگ احمدیت اور اس کے قابل احترام بزرگوں کو سر بازار گالیاں دیتے ہیں۔ اس کو بھی نظر انداز کر دیجئے۔ کہ چودھری ظفر اللہ جیسی ایماندار اور قابل شخصیت پر اتہام طرازی کی جاری ہے۔ ہاں اسکو بھی نظر انداز کر دیجئے۔ مگر کیا پاکستان کا قیام و استحکام اتنا بھی تقاضا نہیں کرتا۔ کہ اس سوراخ کو بند کیا جائے۔ جہاں سے یقینی طور پر سانپ نکلنے والا ہے۔ پھر تو جماعت اسی خطرناک پس منظر سے پردہ اٹھا کر پاکستان کے بہی خواہوں کو متنبہ کرنا چاہتی ہے۔ طاقت کے مظاہرے سے اس کے اس جلسہ کو جس میں وہ عوام کو صحیح حالات پیش کرنا چاہتی تھی۔ درہم برہم کرنا کیا بذات خود اس بات کا کھلا کھلا ثبوت نہیں۔ کہ یہ لوگ عوام کو ایسے اندھیرے میں رکھنا چاہتے ہیں۔ جو ان کے شنیع ارادوں کی تکمیل کے لئے ساز گار ہے۔

ہم اچھی طرح جانتے ہیں۔ اور پاکستان کے بہی خواہ مسلمان بھی جانتے ہیں۔ کہ صرف چند بے کار لیڈر اپنے طمع نفسانی کے لئے یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔ اور کچھ سادہ دل لوگ بھی ہیں۔ جو ان کے فریب میں آ کر ان کے ساتھ ہیں۔ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ ان سادہ طبع لوگوں میں اکثر پاکستان کے سچے خیر خواہ ہیں۔ اور نیک نیت ہیں۔ اور یہ چالاک لیڈر اسلام اور اسلامی شریعت کے نام سے ان کے معصوم جذبات سے ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

اس لئے ہماری غرض ان لیڈروں کا پردہ چاک کرنے سے یہ بھی ہے۔ کہ وہ لوگ جو محض سادہ دلی اور اسلام کی سچی محبت کی وجہ سے ان کے بھرے میں آئے ہوئے ہیں۔ وہ حقیقت حال سے واقف ہو جائیں۔ اور ان کو معلوم ہو جائے۔ کہ ان کے یہ خود غرض خود ساختہ رہنما ان کو کس غار ہلاکت کی طرف لے جا رہے ہیں۔

ہمیں یقین ہے۔ کہ جو فساد انگیزی ان لوگوں نے سیالکوٹ میں کی ہے۔ وہ ایسے سادہ دل مگر نیک نیت حقیقی بہی خواہان پاکستان کی آنکھیں کھول دیگی۔ اور ان کو پتہ لگ گیا ہوگا۔ کہ آیا جو کچھ انہوں نے کیا ہے۔ وہ اہلِ طائف کا فعل ہے۔ یا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی لائی ہوئی شریعت پر چلنے والوں کا۔ ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ وہ جماعت احمدیہ کے اعتقادات کو مان لیں۔ مگر اتنا ضرور عرض کریں گے۔ کہ وہ سوچیں۔ کہ گو جماعت احمدیہ ان کے خیال کے مطابق گمراہ ہی سہی۔ مگر جو صبر و تحمل اور امن پسندی کا مظاہرہ اس نے اس نہایت اشتعال کے وقت میں کیا ہے۔ وہ کن جماعتوں کا شیوہ ہے؟

قد تبین الرشد من الغی

ہم احراری لیڈروں اور ان کے مددگاروں سے کہتے ہیں۔ کہ آپ نے اس دفعہ پھر فاش غلطی کی ہے۔ اور جماعت احمدیہ کے ساتھ ٹکر لینے سے اپنی جڑ پر خود کلہاڑی رکھی ہے۔ اور اپنی سازشوں کا پردہ خود ہی چاک کر ڈالا ہے۔ اور پاکستانی آپ سے چوکنے ہو گئے ہیں۔ اور آپ کی آرزوئیں خاک میں مل گئی ہیں۔ اگرچہ یہ الٰہی فعل ہے اور پاکستان کی خوش قسمتی پر دال ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ دشمن حق کی تدبیر بودی ہوتی ہے۔

مسجد ربوہ

احباب کو معلوم ہوگا۔ کہ مسجد ربوہ کی تعمیر شروع ہو چکی ہے۔ وہ دوست جنہوں نے کہ وعدہ جات ارسالی کئے ہوئے ہیں۔ براہ کرم فوری طور پر رقم موعودہ بھیج کر ممنون فرماتے ہوئے عنداللہ ماجور ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ بعد میں بھیجنے والوں کی رقم مسجد کی تعمیر میں کام نہ آ سکے

السلام علیکم

از مکرم خورشید احمد صاحب شاد پروفیسر جامعۃ المبشرین ربوہ

سیدنا مولانا المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۹ء کے موقعہ پر خدام کو مخاطب فرماتے ہوئے انہیں عبادت۔ ذکر۔ شعائر اللہ کا احترام یعنی شعائر اللہ کی پابندی۔ بہادری اور خدمت خلق پانچ ارکان پر مضبوطی سے کاربند ہونے کی نصیحت فرمائی تھی۔ اس سلسلہ میں خاکسار ان ارکان میں سے سب سے اول شعائر اسلام کو احادیث نبویہ کی روشنی میں خدام اور جملہ احباب کے سامنے پیش کرتا ہے۔ تاکہ اس سے متعلق حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات ہر وقت ہمارے سامنے رہیں۔

شعار اسلام کی بہت سی فروع ہیں۔ ان میں سے سب سے اول السلام علیکم کو لیتا ہوں۔

جملہ شعار اسلام میں سے یہ شعار بے شمار روحانی جسمانی سیاسی اور معاشرتی برکات کا حامل ہے۔ جن کی تفصیل کا یہ مقام نہیں۔ یہ سب برکات آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی بعض احادیث سے صراحۃً بعض سے کنایۃً اور بعض سے اشارۃً معلوم ہو جائیں گی۔

(۱) السلام علیکم کو پھیلاؤ۔

عن ابی امامۃ قال امرنا نبینا صلے اللہ علیہ وسلم ان نفشی السلام (ابن ماجہ)

حضرت ابو امامہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ السلام علیکم کو پھیلاؤ۔

(۲) السلام علیکم سے محبت بڑھتی ہے

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لا تدخلوا الجنۃ حتی تؤمنوا ولا تؤمنوا حتی تحابوا اولا ادلکم علی شیئ اذا فعلتموہ تحاببتم افشوا السلام بینکم (ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اُس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تمہیں جنت نہیں مل سکتی جب تک کہ تم کامل مومن نہ بنو۔ اور تم کامل مومن نہیں بن سکتے جب تک کہ آپس میں محبت نہ کرو۔ میں تمہیں ایسی چیز بتاؤں۔ کہ اگر تم اسے کرو تو آپس میں محبت کرنے لگ جاؤ گے۔ وہ یہ کہ تم آپس میں السلام علیکم کہا کرو۔

(۳) السلام علیکم کہنے میں واقفیت مدنظر نہ ہو۔

عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما ان رجلا سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الاسلام خیر فقال تطعم الطعام وتقرأ السلام علی من عرفت ومن لم تعرف (بخاری)

حضرت عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے۔ کہ کسی شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ خصائل اسلام میں کونسی خصلت بہتر ہے۔ حضور نے فرمایا۔ کھانا کھلانا اور واقف وغیر واقف کو السلام علیکم کہنا۔

(۴) السلام علیکم کی ابتدا کون کرے۔

(۱) عن ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیسلم الصغیر علی الکبیر.... (ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں۔ کہ حضور نے فرمایا چھوٹا بڑے کو السلام علیکم کہے۔

(۲) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلعم لیسلم الراکب علی الماشی والماشی علی القاعد والقلیل علی الکثیر (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار پیدل کو اور پیدل بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے بہتوں کو السلام علیکم کہیں۔

(۵) السلام علیکم میں ابتدا کرنے کی فضیلت

عن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اولی الناس باللہ تعالےٰ من بدأھم بالسلام (ابوداؤد)

حضرت ابو امامہ سے روایت ہے۔ کہ حضور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو پہلے السلام علیکم کہتا ہے۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کریں

خدا تعالیٰ سے خطاب

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا یہ تازہ ترین منظوم کلام جناب ثاقب زیروی صاحب نے ۲۷ر دسمبر کو جلسہ سالانہ کے دوسرے اجلاس سے پہلے پڑھ کر سنایا:-

آ۔ آ کہ تیری راہ میں ہم آنکھیں بچھائیں
تو آئے تو ہم تجھ کو سر آنکھوں پہ بٹھائیں

آپ آ کے محمدؐ کی عمارت کو بنائیں
ہیں مغرب و مشرق کے تو مشتاق ہزاروں

رحمت کی طرف اپنی نگہ کیجئے آقا۔
ہیں جانتا ہوں آپ کے اندازِ تلطّف

ہے چیز تو چھوٹی سی مگر کام کی ہے چیز
دے ہم کو یہ توفیق کہ ہم جان لڑا کر

ربوہ کو ترا مرکزِ توحید بنا کر
پھر ناف میں دنیا کی ترا گاڑ دیں نیزہ

جس شان سے آپ آئے تھے مکّہ میں مری جاں

آ آ کہ تجھے سینہ سے ہم اپنے لگائیں
جاں نذر میں دیں تجھ کو تجھے دل میں بسائیں

ہم کفر کے آثار کو دنیا سے مٹائیں
بھاتی ہیں مگر آپ کی ہی مجھ کو ادائیں

جانے بھی دیں۔ کیا چیز ہیں یہ میری خطائیں
مانوں گا نہ جب تک کہ مری مان نہ جائیں

دل کو بھی مرے اپنی اداؤں سے لبھائیں
اسلام کے سر پر سے کریں دُور بلائیں

اک نعرۂ تکبیر فلک بوس لگائیں
پھر پرچم اسلام کو عالم میں اڑائیں

اک بار اُسی شان سے ربوہ میں بھی آئیں

ربوہ رہے کعبہ کی بڑائی کا دعا گو
کعبہ کو پہنچتی رہیں ربوہ کی دعائیں

ذکرِ حبیب

تقریر حضرت مفتی محمد صادق صاحب بتقریب جلسہ سالانہ ۲۶ دسمبر سنہ ۱۹۴۹ء

حمد و ثنا ہے اُس کو جو ذات جاودانی ؎ ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی

شکریہ

ہزار دل ہزار شکر ہے اس پروردگار عالم کا جس نے عاجز کو محض اپنے فضل اور کرم اور رحم سے آج پھر یہ توفیق دی کہ مضمون ذکر حبیب پر تقریر کروں اور اس عاجز کی دعا ہے کہ یہ تقریر میرے لئے اور سننے والوں اور پڑھنے والوں کے لئے اس قادر خدا کی رضا حاصل کرنے کا موجب ہو۔ آمین ثم آمین

آج میں حضور کے اخلاق حسنہ کا کچھ ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ حضور اپنے خدام پر بہت شفقت اور مہربانی کرتے۔ خدام کی بیماری اور تکلیف میں بہت ہمدردی کرتے۔ سب کے لئے دعائیں کرتے

ہر خط پر دعا

ابتدائی زمانہ میں تو حضور اپنی ڈاک کے خطوط کے جواب خود ہی لکھا کرتے تھے۔ جب ڈاک زیادہ ہو گئی۔ تو پیر افتخار احمد صاحب حضور کے خطوط کے جواب لکھنے میں امداد کرتے رہے۔ جب حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی مستقل طور پر قادیان میں رہنے لگے۔ تو حضور نے اپنی ڈاک کا جواب لکھنے کے لئے حضرت مولوی صاحب کو مقرر کیا۔ لیکن جب مولوی صاحب کی ۱۹۰۵ء میں وفات ہو گئی۔ تو پھر حضور نے ڈاک لکھنے کا کام میرے سپرد کیا۔ پہلے ہی دن جب حضور نے خط میرے پاس بھیجے تو مجھے ان کے پڑھنے سے معلوم ہوا کہ اکثر خطوں کا مضمون یہ تھا کہ حضور ہمارے لئے دعا کریں۔ میں نے سوچا کہ میں ان کا کیا جواب دوں۔ پس میں نے ایک فہرست تیار کی کہ آج کی ڈاک میں ان اصحاب نے دعاؤں کی درخواست کی ہے اور یہ ان کے مقاصد ہیں اور وہ فہرست تیار کر کے اندر حضور کی خدمت میں بھیج دی۔ مگر حضور نے اس کے متعلق اس دن کچھ نہ فرمایا جب دوسرے دن ڈاک آئی تو میں نے پھر ویسی ہی ایک فہرست تیار کر کے اندر بھیج دی۔ اور اس دن جب حضور باہر تشریف لائے تو میں نے عرض کی کہ حضور اکثر خطوط دعا کے آتے ہیں میں ان کو کیا جواب دوں۔ حضور نے فرمایا کہ سب کو یہ لکھ دو کہ دعا کی گئی۔ کیونکہ میں جب ڈاک کھولتا ہوں اور ایک ایک خط پڑھتا ہوں تو خط کو جب تک دعا نہ کر لوں۔ اپنے ہاتھ سے نیچے نہیں رکھتا۔ اور آپ ایک فہرست بنا کر بھیجتے ہیں اور وہ فہرست آگے رکھ لیتا ہوں پھر سب کے لئے دعا کر دیتا ہوں اس طرح ہر درخواست کنندہ کے لئے دو دفعہ دعا ہو جاتی ہے۔ مجھے بہت خوشی ہوئی کہ میری اس تجویز سے احباب کے لئے ان کے مقاصد کے واسطے دو دفعہ دعا ہو جاتی ہے۔ پس میں نے اس فہرست کا بھیجنا جاری رکھا۔ اور حضور کے وصال کے بعد جب حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے بھی اپنی ڈاک کے لکھنے کا کام میرے ہی سپرد فرمایا تو ان کی خلافت کے چھ سال بھی میں یہ فہرست بھیجتا رہا۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی عادت تھی کہ اس فہرست کو تہجد کی نماز کے وقت اپنے ہاتھ میں اٹھا کر ایک ایک نام پڑھتے اور اس کے مقصد کے لئے دعا کرتے۔ پھر جب حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے وصال پر خلافت ثانیہ کا دور شروع ہوا تو حضرت مصلح موعود نے بھی میرے ولایت جانے تک ڈاک کا کام پھر میرے ہی سپرد رکھا اور ان کی خدمت میں بھی میں وہ فہرست بھیجتا رہا اور اب اگرچہ حضرت صاحب کی ڈاک کا کام میرے سپرد نہیں۔ لیکن جو دوست دعا کے واسطے مجھے لکھتے ہیں۔ میں ان کے لئے خود بھی دعا کرتا ہوں اور ایسی ایک فہرست تیار کر کے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی خدمت میں اب بھی بھیجتا رہتا ہوں۔

مجلس میں دعا

عموماً حضور کی عادت نہ تھی کہ باہر مجلس میں بیٹھ کر ہاتھ اٹھا کر دعا کریں۔ جب کوئی دوست مجلس میں دعا کے لئے عرض کرتا تھا۔ تو یہی فرمایا کرتے تھے کہ اچھا ہم دعا کریں گے اور آپ کی مراد یہ ہوتی تھی کہ گھر کے اندر یا مسجد میں نماز پڑھتے ہوئے دعا کریں گے۔ فرمایا کرتے تھے کہ نماز کے اندر اصل وقت دعا کا ہوتا ہے۔ کیونکہ نماز میں انسان ایسا ہوتا ہے۔ جیسا کہ کوئی بادشاہ کے سامنے پیش ہو۔ لیکن بعض دفعہ کسی دوست کے اصرار پر مجلس میں بھی ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے تھے۔ تو ایسے موقع پر میری عادت تھی کہ حضور کے بہت قریب ہو کر سننے کی کوشش کرتا تھا کہ حضور کیا الفاظ کہتے ہیں۔ اتنا مجھے یقینی طور پر معلوم ہوا کہ ہمیشہ دعا کرنے کے وقت سب سے پہلے سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے اور پھر دعا کرتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ مسنون دعاؤں کے بعد نماز کے اندر اپنی ہی زبان میں بھی دعا کرنی چاہیئے کیونکہ اپنی زبان میں دعا کرتے ہوئے انسان کی ایک خاص حالت بنتی ہے۔ جو دوسری زبان میں دعا کرنے سے نہیں ہو سکتی۔

خدا ہی شفا دیتا ہے نہ کہ دوا

ایک دفعہ حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب بیمار ہوئے۔ تو حضور مولوی صاحب کو اپنے مکان پر لائے اور فرمایا کہ آپ یہیں میرے قریب رہیں اور میں خود آپ کا علاج کروں گا۔ چنانچہ حضرت مولوی صاحب وہیں رہنے لگے۔ ایک صبح حضور ایک دوائی خود طیار کر کے لائے اور مولوی صاحب کو کھلا دی۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک اور دوائی لے آئے۔ اور فرمایا یہ بھی پی لیں۔ کسی دوست (غالباً مرزا خدا بخش صاحب) نے عرض کیا کہ حضور اطباء خلط ادویہ کو منع کرتے ہیں۔ ابھی ایک دوائی کھا چکے ہیں۔ اس کے بعد جلد دوسری دوائی نہیں دینی چاہیئے۔ حضور نے فرمایا۔ میں تو اس واسطے کئی دوائیں پلا دیتا ہوں۔ کہ مریض جب تندرست ہو جائے۔ تو اس کے منہ سے یہ نہ نکلے کہ فلاں دوائی نے مجھے اچھا کیا۔ بلکہ یہی سمجھے کہ دوائیں تو کئی کھائی تھیں۔ شفا اللہ نے دیدی۔ مریض خدا کی طرف ہی شفا کو منسوب کرے۔ یہی شافی ہے۔ وہی کافی ہے۔

حضور کی نماز

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پانچوں نمازوں کے لئے مسجد میں تشریف لاتے تھے اور باجماعت نمازیں ادا کرتے تھے۔ پہلی اور پچھلی سنتیں گھر میں پڑھ کر فرضوں کے لئے باہر آ جاتے اور کبھی سنتیں بھی باہر ہی مسجد میں پڑھتے آخری عمر میں جب آپ ضعیف ہو گئے تو مغرب اور عشاء جمع کر کے اندرون خانہ جماعت کے ساتھ پڑھتے تھے۔ جس میں اندر کی عورتیں اور لڑکے شامل ہوتے تھے اور ایسی نماز کی عموماً خود ہی امامت کرتے۔ حضور نماز میں رفع یدین نہ کرتے۔ جیسا بعض اہل حدیث کرتے ہیں۔ مگر کرنے والوں کو منع بھی نہ کرتے۔ سورہ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ بالجہر پڑھتے تھے۔ مگر نہ پڑھنے والے کو منع بھی نہ کرتے تھے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ ہمیشہ بسم اللہ بلند آواز سے پڑھتے تھے۔ حضور نے کبھی ان کو منع نہ کیا۔ حضور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کا پڑھنا ضروری سمجھتے تھے خواہ امام کے پیچھے ہو۔ خواہ علیحدہ ہو۔ لیکن حضور نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص بعد میں آوے اور جماعت کے ساتھ رکوع میں ملے اور اس رکعت میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھے۔ تب بھی اس کی وہ رکعت ہو جاتی ہے اور سورۃ فاتحہ وہ دوسری رکعت میں تو ضرور پڑھ ہی لے گا۔ اس واسطے نماز تو بہرحال سورۃ فاتحہ سے خالی نہ رہے گی۔ حضور نماز اس طرح پڑھتے تھے۔ کہ پہلے دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیتے تھے اور پھر ایک رکعت پڑھتے۔ حضور نماز میں ہاتھ سینے پر باندھتے تھے۔ دائیں ہاتھ سے بائیں بازو کو پکڑتے تھے۔ التحیات میں آپ چار انگلیاں اکٹھی کر کے سبابہ کی انگلی اٹھاتے پھر مٹھی کھول کر ہاتھ زانو پر رکھ لیتے۔ جب لوگوں کے درمیان کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو آپ کو کبھی رونے یا آواز نکالتے نہیں سنا گیا۔ لیکن علیحدگی کی نماز میں آپ بہت گریہ وزاری کرتے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب جو حضور کے گھر کے اندر ایک حصہ میں رہتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ تہجد کے وقت حضور کی آواز اس طرح آتی ہے جس طرح ہانڈی میں جوش آتا ہے۔ ایک دفعہ میں حضور کے ساتھ سفر میں گورداسپور جا رہا تھا قادیان سے روانگی پچھلی رات کے قریب ہوئی نماز فجر کے وقت ہم نہر پر پہنچے تو سب نے نہر پر وضو کر کے نماز کی تیاری کی۔ اس سفر میں ایک رفیق حافظ حاجی حکیم فضل دین صاحب مرحوم ساکن بھیرہ بھی تھے۔ حضور نے حکیم صاحب کو فرمایا کہ آپ نماز پڑھا دیں۔ حکیم صاحب نے عرض کیا کہ میں مرض بواسیر میں مبتلا ہوں۔ میرا وضو نہیں ٹھہرتا۔ ہر نماز کے لئے تازہ وضو کر لیتا ہوں۔ مگر پھر جلدی ریح خارج ہونے کے سبب وضو نہیں رہتا اور مجبوراً اسی حالت میں نماز پڑھتا ہوں۔ حضور نے تبسم کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی نماز ہو جاتی ہے کہ نہیں۔ حکیم صاحب نے عرض کیا کہ علماء نے مسئلہ یہی بتایا کہ میری نماز تو ہو جاتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جب آپ کی نماز ہو جاتی ہے تو آپ کے پیچھے ہماری بھی ہو جائے گی۔ آپ ہی پڑھا دیں۔ چنانچہ حکیم صاحب نے نماز پڑھا دی۔ (باقی)

ولادت

لفٹننٹ محمد اسلم کو خدا تعالے نے دوسرا لڑکا عطا فرمایا۔ دوست بچہ کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کی دعا کریں۔ اقبال

۲۔ اللہ تعالے نے ۹ جنوری سنہ ۱۹۵۰ء کو میری لڑکی نزہت جہاں بیگم کے گھر میں لڑکا عنایت فرمایا۔

احباب کرام سے نو مولود کے درازی عمر۔ صحت اور ایمان کی دعا کی درخواست ہے

محمد فقیر اللہ خاں (ریٹائرڈ) ڈپٹی انسپکٹر سکولز کوٹ رادھاکشن ضلع لاہور

غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیحؑ دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق و اقطار میں پھیل جائے گا۔ لیکن اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور انکسار و اور توکل اور ایثار اور آیات اور انوار کی رو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے۔ (جنگ مقدس صفحہ ۱۷۳)

تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام زندگی حضرت مسیح کی صلیب سے پہلی زندگی کے نمونہ پر ہے۔ اور حضرت مصلح موعود کی آخری زندگی مسیح کی آخری زندگی . . . . کا نمونہ ہوگی . . . .

نبی جس کے معنے قوم کو تلاش کرنے والا ہے۔ جو حضرت عیسےٰؑ کا ہی نام ہے کیونکہ حضرت عیسےٰ ہی یہودیوں کے بعض فرقوں کی تلاش کرتے ہوئے کشمیر (جو وادی اصل کا شیر ہے یعنی سیر یا یا شام کی مانند) میں پناہ لے کر وہیں مدفون ہو گئے۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور آپ کی والدہ کا ربوہ جائے پناہ میں قیام عارضی ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ کو آیت قرآنی کا ٹکڑا سبحٰن الذی اسرٰی بعبدہ لیلاً ہی الہام ہوا ہے۔ باقی حضرت امیر المومنین والے الہام میں شہزادگی کے الفاظ واضح ہیں۔

"وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔"

آخر کار چونکہ ربوہ میں حضرت مسیح شہزادہ نبی کی حیثیت سے کامیابی دیکھ کر فوت ہوئے تھے اس لئے اس کے اندر بھی یہی اشارہ ہے کہ حضرت امیر المومنین اور ان کی والدہ کے زمانہ میں بھی انشاء اللہ تعالےٰ ہمیں بہت سی ترقیات ملیں گی جیسا کہ حضرت مسیح موعود کے دوسرے الہامات بھی اس کی تائید کرتے ہیں۔ مجموعہ الہامات حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۷-۱۰۸ میں حضور فرماتے ہیں۔ انی مع الروح معک ومع اھلک لاتخف انی لایخاف لدیّ المرسلون . . . . . ینصرکم البدفی وقت عزیز حکم اللہ الرحمٰن لخلیفۃ اللہ السلطان یؤتی لہ الملک العظیم وتفتح علی یدہ الخزائن ذالک فضل اللہ وفی اعینکم عجیب

ترجمہ:۔ میں اور روح القدس تیرے ساتھ ہیں۔ اور تیرے اہل کے ساتھ ہیں مت ڈر۔ میرے قرب میں میرے رسول نہیں ڈرتے . . . . . . خدا ایک عزیز وقت میں تمہاری مدد کرے گا۔ خدائے رحمٰن کا حکم ہے۔ اس کے خلیفہ کے لئے جس کی آسمانی بادشاہت ہے اس کو ملک عظیم دیا جائیگا۔ اور خزانے اس کے لئے کھولے جائیں گے (کسی آئندہ زمانہ کے متعلق پیشگوئی ہے جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں کشفی رنگ میں قیصر و کسریٰ کی کنجیاں دی گئی تھیں۔ مگر ان کنجیوں کا ظہور حضرت عمر فاروق کے ذریعہ سے ہوا) خدا کا فضل ہے اور تمہاری آنکھوں میں عجیب . . . . انی معک ومع اھلک ومع کل من احبک (ترجمہ) میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ۔ اور ہر ایک کے ساتھ جو تجھ سے پیار کرتا ہے . . . .

انی لاجد ریح یوسف لولا ان تفندون

(ترجمہ) مجھے گم گشتہ یوسف کی خوشبو آتی ہے اگر تم یہ نہ کہو کہ یہ شخص بہک رہا ہے۔

اسی کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک شعر میں بھی ترجمہ کیا ہے ؎

آ رہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اس کا انتظار

تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ جو اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ اس وقت حضرت مسیح موعودؑ کے مدفن اور اشاعت اسلام کے مرکز سے باہر ربوہ میں بیٹھے ہیں۔ ضرور حضرت مسیح موعودؑ کے مدفن اور مرکز میں اپنی والدہ سمیت واپس تشریف لے جائیں گے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک دوسرے الہام میں جہاں قادیان کی واپسی کا ذکر . . . . . . وہاں بھی یہی فرمایا ہے۔ مسئلہ الیک الکرۃ الثانیۃ کہ ہم پھر تجھکو غالب کرینگے (قادیاں خاکسار) لا تیئسوا من روح اللہ

انظر الی یوسف واقبالہ قد جاء وقت الفتح والفتح اقرب (ترجمہ) اور میرے فضل سے ناامید مت ہو۔ یوسف کو دیکھ اور اس کے اقبال کو دیکھ۔ فتح کا وقت آرہا ہے اور فتح کا وقت قریب ہے۔ اس الہام میں بھی اشارہ پایا جاتا ہے کہ حضرت امیر المومنین کی زندگی میں ہی بہت سی ترقیاں ملیں گی اور حضرت ام المومنین بھی اس وقت موجود ہوں گی۔ جیسا کہ دوسرے الہام میں ہے۔ (تذکرہ صفحہ ۵۱۶)

(۱) شر الذین انعمت علیہم۔ میں ان کو سزا دوں گا . . . . . ردّ الیھا روحھا وریحانھا (۲) انی رددت الیھا روحھا وریحانھا (ترجمہ) شرارت ان لوگوں کی جن پر تو نے انعام کیا . . . . . اس نے اس کی طرف (حضرت ام المومنین) اس کے آرام اور اچھے رزق کو لوٹایا (۳) اس نے اس کی طرف اس کے آرام کو اور اچھے رزق کو لوٹا دیا۔ یعنی جو آرام اور اچھا رزق تھا دوبارہ لوٹایا جائے گا۔

درخواست دعا:۔ میری لڑکی نصرت بیگم بیمار ہے گذشتہ ہفتہ سے تکلیف زیادہ ہے احباب جماعت کی خدمت میں خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار عبد الحق ناصر قائد خدام الاحمدیہ منگری۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرے درویش بھائی

(از مکرم مولوی محمد سعید صاحب انصاری مبلغ اسلام مقیم بورنیو)

اے تختگہِ احمدِ ہندی کے مکینو!
تم شوکتِ اسلام کی دولت کے امیں ہو

جس بدر نے اسلام کے چہرے کو ضیا دی
اس بدر کے اصحاب کے اظلال تمہیں ہو

درویش ہو۔ درویش نو۔ جانِ محمدؐ!
مسجود کے سجدہ کیلئے وقفِ جبیں ہو

اس دِل پہ اُتر آتے میں خود حضرتِ باری
جو حضرتِ باری کی محبت کا امیں ہو

کچھ اتنی بڑھا رفعتِ نظری کی اُمنگیں
دنیا کا فلک تیری نگاہوں میں زمیں ہو

نزدیک ہو تم اِس دِل نزدیک کے نزدیک
گو دور ہو تم مجھ سے مگر دور نہیں ہو

زمین ربوہ کے بارہ میں ضروری اعلان

بہت سے دوستوں نے ربوہ میں خرید کے لئے زمین ریزرو کرائی ہے۔ جیسا کہ ایسے دوستوں کی خدمت میں بوقت ریزرویشن عرض کر دیا گیا تھا۔ ایک تہائی قیمت کا ۳۱ جنوری تک مرکز میں پہنچ جانا ضروری ہے۔ ورنہ نام رجسٹر سے کاٹ دیا جائے گا۔ لہذا ریزرو کرانے والے دوست رقوم ۳۱ جنوری ۱۹۵۵ء تک بھجوا دیں۔ تمام رقوم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام بھجوائی جائیں۔ ساتھ یہ تحریر کر دیا جائے کہ یہ زمین کی قیمت ہے۔

(خاکسار عبد الرشید قریشی اسسٹنٹ سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ)

تحریک دُعا

لاہور ۱۷ جنوری:۔ عزیزم شیخ نور احمد صاحب منیر مجاہد شام عرصہ سے میو ہسپتال میں داخل ہیں۔ پہلے دو دن ان کا ایک اپریشن ہوا۔ آج قریباً ان کا دوبارہ اپریشن ہوا۔ پہلے افیون کا ٹیکہ لگایا۔ پھر کلورافارم سنگھا کر اپریشن کیا گیا۔ میں ان کے اپریشن ہو جانے کے بعد جب ان سے ملا۔ تو عزیز موصوف سخت تکلیف محسوس کر رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ میری صحت کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین مصلح موعود ایدہ اللہ الودود اور احباب جماعت کو اطلاع کی جائے۔ احباب اپنے خادم کی صحت کے لئے متواتر دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔ ان کا پتہ:۔ لاہور میو ہسپتال وارڈ ہلی کمرہ ۲۶

(خاکسار محمد الدین مختار عام صدر انجمن احمدیہ ربوہ حال وارد لاہور)

آج اور کل

جلسہ سالانہ کے بعد چندہ جات لازمی یعنی چندہ عام وصیت، حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی بہت کمی ہو رہی ہے۔ ممکن ہے کہ احباب کو یہ خیال ہو کہ ابھی مرکز سے ہو کر آئے ہیں۔ کچھ آرام کر لیں اور کل کو چندوں کی رقوم مرکز میں بھجوائیں۔ احباب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ کل کبھی نہیں آتا۔ پھر سلسلہ کو ہر کام آج کرنا ہے۔ ہمنے تبلیغ آج کرنی ہے۔ ہمنے تربیت آج کرنی ہے۔ ہمنے تعلیم آج دلوانی ہے۔ ہمیں نے مرکز کی آج ضرورت ہے۔ اگر احباب نے آج کی طرف توجہ نہ دی۔ اور معاملہ کل پر ڈال دیا۔ تو ہو سکتا ہے کہ انہیں کل بھی اپنے فرائض کی سرانجام دہی کے لئے وقت نہ مل سکے۔ جو کام کرنا ہے آج کریں۔ عہدیداران مال خصوصی طور پر اپنے فرائض کی طرف توجہ فرمائیں۔ اور لازمی چندوں کو آج وصول کر کے مرکز میں بھجوائیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔ (نظارت بیت المال)

صوبجاتی نائب صدر خدام الاحمدیہ کا انتخاب

مجلس خدام الاحمدیہ کا صوبجاتی نظام قائم کرنے اور صوبہ وار مجالس کی تنظیم اور تربیت کرنے کیلئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع پر تجویز فرمایا تھا کہ ہر صوبہ میں خدام الاحمدیہ کی نگرانی کے لئے ایک نائب صدر مقرر کیا جائے گا جو دورہ کر کے مجالس کی نگرانی کرے گا۔ اور جہاں ابھی تک مجالس قائم نہیں۔ وہاں مجلس قائم کرے گا۔

اس سلسلے میں دو مرتبہ پہلے بذریعہ الفضل صوبجاتی امراء کی خدمت میں گذارش کی جا چکی ہے۔ کہ وہ اپنی صوبہ کی مجالس سے نائب صدر کے لئے نام منگوا کر جن ناموں کی سفارش مجالس کریں ان میں کریں۔ تا انتخاب کرایا جا سکے۔

صوبہ جات مشرقی پاکستان۔ سندھ۔ پنجاب۔ سرحد بلوچستان کے صوبجاتی امراء جماعت احمدیہ سے پھر درخواست ہے۔ کہ وہ اس اہم کام کی طرف جلد توجہ فرمائیں۔ اس سلسلہ میں فرداً فرداً بھی بذریعہ خطوط گذارش کی جا رہی ہے۔

یہ انتخاب جلد تر ہو جانا ضروری ہے۔ تا مجلس کے پروگرام سے صوبجاتی نائب صدر صاحبان کو اطلاع دی جا سکے۔

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ایک مخلص بزرگ کی وفات

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے)

جیسا کہ احباب ۱۷ جنوری کے الفضل میں پڑھ چکے ہیں۔ ۱۰ جنوری کی شام کو منشی محمد اسمٰعیل صاحب سیالکوٹی وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ منشی صاحب سلسلہ کے نہایت مخلص اور نیک اور عبادت گذار بزرگوں میں سے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نہایت مقرب صحابی حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کے نسبتی بھائی تھے۔ وفات کے وقت منشی صاحب کی عمر نا لبا ۸۵ سال کے قریب تھی۔ اور گو وہ آخری دو تین سالوں میں زیادہ کمزور ہو گئے تھے۔ لیکن اس سے پہلے پیرانہ سالی کے باوجود ہمیشہ نہایت شوق اور تندہی کے ساتھ تبلیغ کے کام میں مصروف رہتے تھے۔ اور قادیان کے بعض ملحقہ دیہات میں اور نیز قادیان کے ریلوے سٹیشن کے غیر مسلم عملہ میں اُن کے نیکی اور مخلصانہ تبلیغ کا خاص اثر تھا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت کے سایہ میں جگہ دے اور ان کی اولاد کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(خاکسار مرزا بشیر احمد۔ رتن باغ لاہور)

اجلاس جناب ملک محمد حیدر صاحب پی سی ایس افسر مال بہا ضلع گجرات بہ اختیارات کلکٹر

غلام ولد محمد ۱۔ حسن محمد ولد امام بخش۔ حیدر ولد محمد ۱۔ خوشی۔ محمد الدین ولد لیسران جلو۔ دتا ولد الٰہی بخش قوم جٹ سکنہ بھنڈر کلاں۔ تحصیل پھالیہ

بنام

مکند لال ولد ہری داس قوم اروڑہ سکنہ پشاور حال مشرقی پنجاب

دعویٰ فک الرہن اراضی تعدادی ۱۶ کنال رقبہ موضع بھنڈر کلاں۔ تحصیل پھالیہ

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی چونکہ سکونت ترک کر کے مشرقی پنجاب چلا گیا ہوا ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر اسے کوئی عذر کسی قسم کا ہو۔ تو مورخہ ۲۳/۱/۵۰ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کرے۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔

دستخط حاکم . . . .

مہر عدالت

اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟

کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

"ہدیہ نعت"

لاہور ۱۷ جنوری: مکرم جناب ثاقب زیروی ۲۰ جنوری سنہ کو (بروز جمعہ) ریڈیو پاکستان لاہور سے صبح کے وقت پہلی مجلس میں ۸ بجکر ۱۵ منٹ پر سرور دو عالم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور "نعت" کی صورت میں ہدیہ عقیدت نذر گذاریں گے۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے نوٹس

کھلاڑی ٹیموں کو کرایہ میں جو رعایت دی جاتی تھی وہ صرف یکطرفہ کرایہ ادا کرنے کے لئے سفر کی رعایت دیجاتی تھی بشرطیکہ واپسی کے زیادہ سے زیادہ دو ماہ ہو، یکم دسمبر ۱۹۴۹ء سے دوبارہ سجال کر دی گئی ہے یہ رعایت فٹ بال اور ہاکی کی ٹیموں کے علاوہ دوسری کے لئے ہے۔ کرکٹ فٹ بال اور ہاکی کی ٹیموں کو اس سے پیشتر بھی رعایت دیجاتی ہے جو منظور شدہ جمبانی ورزشوں کے اجلاس میں شرکت کرنے والے کھلاڑیوں کی ہر ایک پارٹی کو یہ رعایت دیا کرے گی بشرطیکہ سفر کرنیوالے ارکان کی تعداد دس سے کم نہ ہو

چیف کمرشل منیجر

اسلام اور ملکیّتِ زمین

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

(کی تازہ تصنیف)

اراضی کی ملکیت کے متعلق اسلامی نقطۂ نظر کے لحاظ سے اخبارات میں کچھ عرصہ سے بحث ہو رہی ہے۔ اس کے پیش نظر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک کتاب بعنوان "اسلام اور ملکیّت زمین" تصنیف فرمائی ہے۔ تاکہ اس مسئلہ کے متعلق صحیح اسلامی نظریہ دنیا کے سامنے پیش ہو جائے۔ چنانچہ اس کتاب میں ملکیت زمین کے مسئلہ کے ہر پہلو پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

موجودہ وقت میں زیر بحث آنیوالے مسائل میں سے اراضی کی ملکیت کا مسئلہ کافی اہمیّت اختیار کر گیا ہے۔ اس اہمیت کے پیش نظر نہ صرف ہماری جماعت کے ہر ایک دوست کو خود اس کتاب کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ ہر خیال کے مسلمان تک اسکا پہنچانا ضروری ہے۔ اسلئے احباب جماعت کا یہ فرض ہے کہ وہ نہ صرف اپنے لئے کتاب خریدیں۔ بلکہ ان دوستوں کیلئے بھی منگوائیں جن کو یہ کتاب پیش کی جانی ضروری ہے۔

کتاب کے کل بارہ ابواب ہیں جو ذیل میں اس غرض کے لئے درج کئے جاتے ہیں تا احباب کے سامنے کتاب کا مضمون بھی آ جائے اور اس کی اہمیّت بھی واضح ہو جائے۔

کتاب بلحاظ کتابت طباعت اور کاغذ کے دیدہ زیب ہے۔ مجلد ہے اور جلد پر عمدہ سرورق چڑھا ہوا ہے۔ قیمت اڑھائی روپیہ رکھی گئی ہے نہایت ہی قلیل تعداد میں طبع ہو رہی ہے۔ شائقین حضرات کو فوراً قیمت محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ کے نام بھجوا دینی چاہیئے اور اس کی اطلاع وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ ناشر کتاب کو بھی دے دینی چاہیئے تاکہ کتاب ریزرو ہو سکے۔ رقم بھجوائے بغیر کتاب کا نسخہ ریزرو نہ ہو سکے گا۔ زیادہ تعداد میں منگوانے والے اصحاب کو اپنے اسٹیشن کا پتہ بھی لکھنا چاہیئے۔

خاکسار ناشر کتاب وکیل الدیوان ربوہ (ضلع جھنگ پنجاب پاکستان)